تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

www.alahazratnetwork.org

اس کی تصدیق پر اپنے دستخط کر دیے تھے جس کے شاہد بہت لوگ موجود ہیں اور اس کا کسی قدر ذکر رسالۂ تصریح الجاثِ فرید کوٹ کے صفحہ ۱۴ کے متن وحاشیہ میں مندرج ہے۔ پھر جب ریاست فرید کوٹ میں علمائے مقلدین کا مناظرہ ہُوا تھا تب بھی یہ مولوی صاحب بشمول علماء غیر مقلدین کے تھے اور ان کے زمرہ میں ریاست سے رخصت نامے کر واپس آئے تھے جیسا کہ اشتہار ۱۱ر فروری ۱۸۸۳ء مطبوعہ ریاست فرید کوٹ اس پر شاہد ہے اور رسالہ کے صفحہ ۱۴ میں بھی اس کا نام بزمرۂ غیر مقلدین شامل ہے۔ پھر مسائل اور واقعات ان کے بھی صریح غیر مقلدی کی دلیل ہیں جس کا نمونہ ایک یہ ہے کہ مسماۃ فاطمہ بنت امام الدین خاں کو جب اس کے شوہر نے مطلقہ کیا اور طلاق نامہ تحریر ہُوا تو بائیس روز بعدازاں عدت کے اندر ہی مولوی مشار الیہ نے اس مطلقہ کا نکاح با بومین ملازم مسکوٹ لال کرتی سے منعقد کر دیا اور اس کی دلیل مولوی جمال الدین امام مسجد نوچران کلاں کو دکھلائی کہ حدیث ترمذی سے ثابت ہے کہ خلع کی عدت ایک حیض ہوتا ہے، اس پر جواب دیا گیا کہ دینی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے صریح لکھا ہے کہ خلع طلاق ہے بسند حدیث بخاری وغیرہ کے اور جمہور اماماں سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کما فصل فی باب الخلع (جیسا کہ باب خلع میں تفصیل سے بیان کیا گیا ۔ت) اور باب عدت میں بھی مذکور ہے کہ طلاق اور خلع اور لعان سب کی عدت تین حیض ہیں اھ مترجماً، پس یہ نکاح عدت کے اندر حنفی مالکی شافعی سب کے نزدیک ناروا ہے جو شخص غیر مقلد ایسے اطوار کا طور رکھے اور حرام کو حلال بنا دینے تک نوبت پہنچائے تو اس کے پیچھے اقتدا روا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ حررہ فقیر محمد فضل الرحمٰن امام جامع مسجد صدر بازار فیروز پور پنجاب ۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ (محمد فضل الرحمٰن)

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کو زید وعمرو کی ذات سے غرض نہیں اور حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کی شانِ عظیم میں بعد وضوحِ حق اُس کلمۂ ملعونہ کہنے کا جواب جو روزِ قیامت ملے گا بس ہے، وہ حضرات جرأت شعار جسارت وثار جن کا مسلک عامۂ ائمہ وعلمائے کبار کو عیاذاً باللہ مشرک بنائے اُن سے مدارک دقیقۂ حقائق اولیاء تک نہ پہنچنے کی کیا شکایت کی جائے علاوہ بریں یہ مسئلہ خود اس قابل کہ اس میں ایک رسالہ مستقلہ تصنیف میں آئے اور خدا انصاف دے تو حدیثِ بخاری:

حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ

جب میں بندے کو محبوب بنا لیتا ہُوں تو میں اس کی سمع (کان) بن جاتا ہُوں جس سے وُہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بنتا ہُوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ

التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا (الٰی قولہ تعالٰی) وما ترددت عن شیئ انا فاعلہ ترددی عن قبض[و۱] نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساء تہ[۱]۔

بن جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے۔ اس کے پاؤں بنتا ہوں جس سے چلتا ہے (آخر میں اللہ تعالٰی کا یہ بھی فرمان ہے) میں کسی شیئ کے بجالانے میں کبھی اس طرح تردّد نہیں کرتا جس طرح جانِ مومن قبض کرتے وقت تردّد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو بُرا جانتا ہوں۔ (ت)

وحدیث[۲] مسلم:

یاابن اٰدم مرضت فلم تعدنی، یاابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی، یاابن اٰدم! استسقیتک فلم تسقنی[۲]۔ اخرجاھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تُونے میری عیادت نہیں کی، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تُونے مجھے کھانا نہیں دیا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا، تُونے مجھے پانی نہیں دیا۔ ان دونوں کو بخاری ومسلم دونوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث[۳] مشہور:

قم الیّ امش الیک وامش الیّ اھرول الیک[۳]۔ اخرجہ احمد[و۲] عن رجل من الصحابۃ والبخاری بمعناہ عن[۴] انس وعن[۵] ابی ھریرۃ

اے بندے! تُو میری طرف اُٹھ میں تیری طرف چل پڑوں گا، تُو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ پڑوں گا۔ اس کو امام احمد نے ایک صحابی سے اور امام بخاری نے معناً اسے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ سے

---

[۱] صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳

[۲] صحیح مسلم باب فضل عیادۃ المریض مطبوعہ نور محمد اصح المطابع ۲/ ۳۱۸

[۳] المسند لاحمد بن حنبل حدیث رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/ ۴۷۸

[و۱]: بخاری شریف کی روایت میں "عن نفس المؤمن" ہے "قبض" کا لفظ بخاری شریف میں موجود نہیں البتہ فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۱۱ص ۳۴۱ پر یہ عبارت ہے "اوقع فی الحلیۃ" آخر میں "عن قبض روح المؤمن"۔ نذیر احمد

[و۲]: مسند احمد بن حنبل میں آغازِ حدیث یوں ہے: قال اللہ تعالٰی یاابن اٰدم قم الیّ الخ۔ نذیر احمد

والطبرانی فی الکبیر عن[6] سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث:

واذا احب اللہ عبداً لم یضرہ ذنب[1]

اخرجہ الدیلمی والامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہے تو اسے کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اسے دیلمی، امام اجل قشیری اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث:

الدنیا والاٰخرۃ حرام علی اھل اللہ[2]۔

اخرجہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دنیا وآخرت اہل اللہ پر حرام ہیں۔ اسے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث[9]:

انزل القراٰن علی سبعۃ احرف، لکل حرف منھا ظھر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد مطلع[3]۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر

قرآن سات حروف (لغتوں) پر نازل ہُوا، ہر حرف کے لئے ظاہر اور باطن ہے ہر حرف کے لئے ایک حد (انتہائے معنی) ہے اور ہر حد کے لئے ظاہر

---

[1] الرسالۃ القشیریۃ باب التوبہ مطبوعہ دار الکتب العربیۃ الکبریٰ مصطفی البابی مصر ص ۴۵

الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۴۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۷۷

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 ۳۱۱۰ 〃 〃 〃 〃 ۲/۲۳۰

[3] المعجم الکبیر مروی از عبداللہ ابن مسعود حدیث ۱۰۱۰۷ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/۱۳۰

〃 〃 〃 〃 〃 حدیث ۸۶۶۷ و ۸۶۶۸ 〃 〃 〃 〃 〃 ۹/۱۴۶

ف: معجم کبیر میں مکمل حدیث ایک جگہ پر دستیاب نہیں ہوسکی بلکہ دو حصّوں میں مختلف مقامات سے ملی ہے جبکہ جامع صغیر مع فیض القدیر جلد ۳ مطبوعہ بیروت صفحہ ۴۵ پر یہ حدیث مکمل انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے اور حوالہ بھی طبرانی عن عبداللہ بن مسعود کا دیا ہے، ہوسکتا ہے اعلٰحضرت رحمہ اللہ نے جامع صغیر سے دیکھ کر یہ حدیث نقل کی ہو۔ مجمع الزوائد جلد ۷ مطبوعہ بیروت ص ۱۵۲-۵۳ پر بھی یہ حدیث از عبداللہ ابن مسعود منقول ہے۔ نذیر احمد

فبثثته واما الاٰخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم[1] اخرجه البخاری۔

دُوسرا بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے (ت)

وآیت:

يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ[2]

ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (ت)

وآیت:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى[3]

اور اے محبوب! وُہ خاک جو تم نے پھینکی تھی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالٰی نے پھینکی تھی۔ (ت)

وآیت:

اَيْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ[4]

تو تم جدھر مُنہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے (ت)

وآیت:

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا[5]

تم فرماؤ رُوح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں اس کا علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (ت)

وآیت:

اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[6]

(تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا) جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (ت)

وآیت:

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝[7] وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝[8]

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے، اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ (ت)

---

[1] صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ اصح المطابع کراچی ۱/۲۳
[2] القرآن ۴۸/۱۰
[3] القرآن ۸/۱۷
[4] القرآن ۲/۱۱۵
[5] القرآن ۱۷/۸۵
[6] القرآن ۱۸/۶۵
[7] القرآن ۱۸/۶۷
[8] القرآن ۱۸/۶۸